36881 ـ نماز میں صفیں سیدھی کرنے کا وجوب اور اس کا معنی

سوال

کیا نماز باجماعت میں صفیں سیدھی کرنا واجب ہیں، یعنی اگر نمازی صفیں سیدھی نہ کریں تو وہ گنہگار ہونگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اسلام نے نمازیوں کی صفیں سیدھی کرانے کا بہت زیادہ خیال رکھا اور اسے اولی قرار دیتے ہوئے صفیں سیدھی کرنے کا حکم دیا ہے، اور صفیں سیدھی کرنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے اس کا اہتمام کرنے کا کہا ہے.

چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنی صفیں برابر کرو، کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز کو مکمل کرنے میں سے ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (690) صحیح مسلم حدیث نمبر (433).

اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" تم اپنی صفیں برابر کرو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز قائم کرنے میں سے ہے "

ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ہمارے کندھوں کو چھوتے اور فرماتے:

" برابر ہو جاؤ، اور ایک دوسرے سے علیحدہ نہ کھڑے نہ ہوؤ وگرنہ تمہارے دلوں میں اختلاف اور پھوٹ پڑ جائیگی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (432).

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں اس طرح سیدھی اور برابر کرایا کرتے تھے جس طرح کہ اس سے تیر سیدھا کرنا ہو، حتی کہ آپ نے دیکھا کہ ہم اسے سیدھا کرنا سیکھ چکے ہیں، پھر ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے آئے اور تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ ایک شخص کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا دیکھ لیا تو فرمانے لگے:

" اللہ کے بندو! تم اپنی صفیں برابر کر لو وگرنہ اللہ تعالی تمہارے درمیان پھوٹ ڈال دے گا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (717) صحیح مسلم حدیث نمبر (436).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " شرح مسلم " میں کہتے ہیں:

قولہ: " ہماری صفیں اس طرح برابر کراتے کہ اس سے تیر سیدھا کرنا ہو "

القداح وہ لکڑی ہے جس سے تیر بنایا جائے اور اس کے پر وغیرہ برابر کیے جائیں، اس کا معنی یہ ہے کہ: صف برابر کرنے میں اتنا مبالغہ کرتے کہ اس سے تیر سیدھا کرنا ہو، صف اتنی معتدل اور سیدھی و برابر ہوتی" انتہی.

صفیں سیدھی اور برابر کرنے کے وجوب میں یہ نصوص واضح ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح بخاری میں کہتے ہیں:

" صفیں برابر نہ کرنے والے کے گناہ کے متعلق باب "

اس باب میں اپنی سند کے ساتھ نعمان بن بشیر انصاری اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" وہ مدینہ تشریف لائے تو ان سے کہا گیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے بعد آپ ہم میں کونسی ایسی چیز پاتے ہیں جو آپ کو اچھی نہ لگی ہو ؟

تو انہوں فرمایا: کچھ بھی نہیں صرف اتنا ہے کہ: تم صفیں برابر نہیں کرتے "

صحيح بخاری حديث نمبر (724).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی " فتح الباری " ميں كہتے ہيں:

" احتمال ہے كہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے نبی كريم صلی اللہ عليہ و سلم كے فرمان " اپنی صفيں برابر كرو " ميں سے صيغہ امر سے وجوب اخذ كيا ہو، اور نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كے اس فرمان " تم نماز اس طرح ادا كرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا كرتے ہوئے ديكھا ہے " كے عموم سے اخذ كيا ہو اور صفيں برابر نہ كرنے كی وعيد ميں آنےوالی احاديث سے بھی.

تو امام بخاری رحمہ اللہ تعالی كے ہاں ان قرائن كے ساتھ يہ راجح ہوا كہ انس رضی اللہ تعالی عنہ كا انكار اور كراہت واجب كو ترك كرنے كی بنا پر تھا، اگرچہ بعض اوقات سنت كو ترك كرنے پر بھی كراہت و نكارت ہو سكتی ہے.

اور صفيں برابر كرنے كے وجوب والے قول كے باوجو اگر كوئی شخص صف برابر نہيں كرتا تو اس كی نماز دو جہت كے اختلاف كی بنا پر صحيح ہے اس كی تائيد اس سے بھی ہوتی ہے كہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے ان كا صفيں برابر نہ كرنے پر تو نكارت كی ليكن انہيں نماز لوٹانے كا حكم نہيں ديا" انتہی

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

" و قولہ: " وگرنہ اللہ تعالی تمہارے درميان اختلاف اور پھوٹ ڈال دے گا"

يعنی: تمہاری وجہات نظر ميں اختلاف ڈال دے گا حتی كہ تمہارے دلوں ميں پھوٹ پڑ جائيگی، اور بلاشك و شبہ يہ وعيد صفيں برابر نہ كرنے والوں كے ليے ہے، اسی ليے اہل علم نے صفيں برابر كرنے كو واجب كہا ہے، اور انہوں نے اس پر نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا اس كے متعلق حكم دينے ميں امر كا صيغہ اور اس كی مخالفت كرنے پر وعيد سنانے سے استدلال كيا ہے.

اور جس چيز پر امر كا صيغہ اور اس كی مخالفت ميں وعيد سنائی جائے تو اسے صرف سنت ہی كہنا ناممكن ہے.

اسی ليے اس مسئلہ ميں راجح قول صفوں كو برابر كرنا واجب ہے، اور اگر جماعت ميں لوگ صفيں برابر نہ كريں تو گنہگار ہونگے، شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كی كلام كا ظاہر تو يہی ہے" انتہی

ديكھيں: الشرح الممتع (3 / 6).

صفیں اس طرح برابر کرنا واجب ہیں کہ نہ تو کسی کا سینہ کسی دوسرے شخص سے آگے ہو اور نہ ہی ٹخنہ.

عون المعبود میں ہے:

" صف برابر کرنےسے مراد یہ ہے کہ: کھڑے ہونے والوں کا ایک ہی سمت میں برابر کھڑے ہونا " انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" صف سیدھی برابری کے ساتھ ہو گی، وہ اس طرح کہ کوئی بھی کسی دوسرے سے آگے نہ نکلا ہوا ہو.

کیا اس میں پاؤں اور ٹانگ معتبر ہو گا ؟

جواب:

بدن کے اوپر والے حصہ میں کندھے، اور نچلے حصہ میں ٹخنے معتبر ہونگے.

ٹخنے اس لیے معتبر ہیں کہ یہ اس عمود میں جس پر سارا بدن اعتماد کرتا ہے، کیونکہ ٹخنہ پنڈلی کے نچلے حصہ میں ہے، اور پنڈلی جسم کا عمود ہے تو یہی معتبر بھی ہو گا، لیکن پاؤں کا اگلا اور پچھلا حصہ معتبر اس لیے نہیں کہ یہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں، بعض کی لمبی اور بعض کی چھوٹی اس لیے ٹخنہ معتبر شمار ہو گا.

ایک اور برابری بھی جو کمال کے معنی میں ہے: یعنی کمال کے معنی میں برابری اور سدھائی، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور توانا ہوگئے القصص (14).

یعنی: مکمل جوان ہو گئے، لہذا جب ہم کمال میں معنی میں صفر برابر کرنا کہیں؛ تو اس کی معنی یہ نہیں کہ وہ برابری پر ہی مقتصر ہے، بلکہ وہ چند اشیاء پر مشتمل ہو گی:

1 ـ برابری میں صف سیدھی کرنا: راجح قول میں یہ واجب ہے، اس کا بیان اوپر ہو چکا ہے.

2 ـ صف میں بالکل خلا نہ چھوڑنا اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہونا، یہ اس کے کمال میں سے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیا کرتے تھے، اور انہوں نے اپنی امت کو کہا کہ صف اس طرح بنایا کرو جس

طرح فرشتے اپنے رب کے پاس صف بندی کرتے ہیں، وہ ایك دوسرے سے مل کر کھڑے ہوتے ہیں، اور پہلے پہلی صف مکمل کرتے ہیں، لیکن یہاں ملنے سے مراد یہ ہے کہ شیطان کے لیے خلاء اور خالی جگہ نہ چھوڑی جائے، اس سے یہ مراد نہیں کہ ایك دوسرے سے دھکم پیل کریں اور اس کے اوپر ہی چڑھ جائیں، کیونکہ ملنے اور دھکم پیل میں فرق ہے.

اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

" صفیں صحیح کرو، اور کندھوں کو برابر کرلو.... اور شیطان کے لیے خالی جگہ مت چھوڑو "

یعنی تمہارے درمیان ہو خالی جگہ نہ ہو جہاں سے شیطان داخل ہو سکے؛ کیونکہ بھیڑ چھوٹے بچوں کی طرح شیطان صفوں کے درمیان داخل ہو جاتا ہے تا کہ وہ نمازیوں کی نماز خراب کرے.

3 - پہلے اگلی صفیں مکمل کرنی، کیونکہ یہ صفیں برابر اور سیدھی کرنے میں شامل ہے، لہذا پہلی صف مکمل کیے بغیر دوسری صف بنانی جائز نہیں، اور دوسری صف مکمل کیے بغیر تیسری صف نہیں شروع کرنی چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف مکمل کرنے کے متعلق فرمایا:

" اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کے اجروثواب کا علم ہو جائے تو اگر انہیں اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرنا پڑے تو وہ قرعہ اندازی کریں "

یعنی: وہ اس کے لیے قرعہ اندازی کریں؛ لہذا اگر دو شخص پہلی صف کےلیے آئیں تو ایك کہے پہلی صف میں آپ سے میرا زیادہ حق ہے، اور دوسرا کہے میں زیادہ حقدار ہوں، تو وہ کہے چلو ہم قرعہ اندازی کر لیتے ہیں جس کے نمام قرعہ نکلے وہ خالی جگہ میں چلا جائے.

آج تو شیطان بہت سے لوگوں سے کھیل رہا ہے، وہ پہلی صف ابھی آدھی خالی ہوتی ہے تو پھر بھی دوسری صف بنا لیتے ہیں، اور جب نماز کی اقامت ہوتی ہے تو انہیں کہا جاتا ہے، پہلے اگلی صف مکمل کرو، تو وہ حیران و پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگتے ہیں!!

4 - صفوں کو سیدھا اور برابر کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ: صف ایك دوسرے کے قریب بنائی جائے، اور صف امام کے قریب ہو؛ کیونکہ وہ ایك جماعت ہیں، اور جماعت اجتماع سے ماخوذ ہے، دوری ہوتے ہوئے کامل اجتماع نہیں ہوتا.

اس لیے صفیں جتنی ایك دوسرے سے قریب ہونگی، اور امام کے جتنی قریب ہوں اتنا ہی افضل اور اجمل ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مساجد میں امام اور پہلی صف کے مابین ایك یا پھر دو صفوں کا فاصلہ ہوتا ہے، یعنی امام بہت زیادہ آگے ہو کر کھڑا ہوتا ہے، میرے خیال میں ایسا جہالت کی بنا پر ہو رہا ہے.

چنانچہ امام کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ مقتدیوں کے قریب کھڑا ہو، اور مقتدي بھی امام کے قریب ہوں، اور صفیں ایك دوسرے کے قریب ہونی چاہیں.

اور اس کی حد یہ ہے کہ صفوں کا آپس میں اتنا فاصلہ ہو جس میں سجدہ ہو سکے، یا پھر اس سے کچھ زیادہ.

5 ـ صفوں کی برابری اور سدھائی اور کمال میں یہ بھی شامل ہے کہ:

انسان امام کے قریب ہو؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میرے قریب بالغ اورعقلمند لوگ کھڑے ہوں "

جتنا بھی امام کے قریب ہو اتنا ہی زیادہ بہتر اور اولی ہے، اسی لیے حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ نے نماز جمعہ میں امام کے قریب بیٹھنے پر ابھارا اور اس کی ترغیب دی ہے، کیونکہ جمعہ میں امام کے قریب بیٹھنے سے نماز جمعہ میں بھی امام کے قریب کھڑا ہوا جائیگا، اور خطبہ جمعہ کے دوران تو امام کے قریب بیٹھنا مطلوب اور اس کا حکم ہے، جس میں بعض لوگ سستی سے کام لیتے ہیں، اور اس کی کوشش ہی نہیں کرتے.

6 ـ صفوف کو سیدھا اور برابر کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ:

صف کے دائیں حصہ کو بائیں حصہ پر فضیلت دی جائے، یعنی: صف کا دایاں حصہ بائیں حصے سے افضل اور بہتر ہے، لیکن یہ مطلقا نہیں، جیسا کہ پہلی صف میں ہے؛ کیونکہ اگر یہ پہلی صف کی طرح مطلق ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے:

" پہلے دایاں حصہ پورا کرو"

جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا:

" پہلے اگلی صفیں پوری اور مکمل کرو، پھر اس کے ساتھ والی "

بلكہ ايك صف ميں جب داياں اور باياں دونوں حصے برابر ہوں تو داياں بائيں حصے سے افضل ہے، مثلا اگر دائيں اور بائيں دونوں طرف پانچ اشخاص ہوں، اور اس كے بعد گيارواں شخص آئے تو ہم كہينگے: آپ دائيں طرف جاؤ؛ كيونكہ برابر يا تقريبا برابر ہونے كى صورت ميں دائيں طرف والا حصہ افضل ہے، اس طرح كہ صف كے دائيں اور بائيں ميں كوئى زيادہ فرق نہ ہو.

ليكن امام سے دورى كى صورت ميں اگر بائيں طرف امام كے قريب جگہ ہو تو بائيں طرف والى قريب جگہ دائيں طرف والى دور سے بہتر اور افضل ہے اس كى دليل يہ ہے كہ:

جماعت كے شروع ميں مشروع يہ تھا كہ اگر وہ تين اشخاص ہوں تو امام ان كے درميان كھڑا ہو، يعنى وہ دونوں اشخاش كے درميان كھڑا ہو، تو يہ اس كى دليل ہے كہ داياں پہلو على الاطلاق افضل نہيں؛ كيونكہ اگر يہ مطلقا افضل ہوتا تو دونوں مقتدى امام كى دائيں طرف كھڑے ہوتے، ليكن مشروع يہ تھا كہ ايك امام كے دائيں اور دوسرا بائيں كھڑا ہو تا كہ امام درميان ميں ہو سكےاور كسى ايك پر بھى ظلم نہ ہو.

7 ـ اور صفوف كى برابرى ميں يہ بھى شامل ہے كہ:

عورتيں عليحدہ كھڑى ہوں؛ يعنى عورتيں مردوں كے پيچھے صفيں بنائيں اور مردوں كے ساتھ اختلاط نہ كريں، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مردوں كے ليے سب سے بہترين پہلى صف ہے، اور سب سے بدترين آخرى صف، اور عورتوں كى سب سے افضل آخرى صف اور سب سے پہلى بدترين ہے "

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بيان كيا كہ مردوں سے عورتوں كى صف جتنى بھى دور ہو گى اتنى ہى افضل ہے.

لہذا ہم عورتوں كى صفيں مردوں كے بعد دور ركھيں كيونكہ عورتوں كا مردوں كے قريب ہونا فتنہ اور فساد كا باعث ہے، اور اس سے بھى سخت يہ ہے كہ يہ مردوں كے ساتھ عورتوں كا ہونا، اور عورتوں كى صف مردوں كے درميان ہونے سے اختلاط پيدا ہوتا ہے، جو كہ صحيح نہيں، بلكہ ايسا كرنا فتنہ كے خدشہ كے ساتھ ساتھ حرام ہونے كے زيادہ قريب ہے.

ليكن فتنہ كا خدشہ نہ ہونے كى صورت ميں خلاف اولى ہے، يعنى: اگر عورتيں اس كى محرم ہوں تو يہ خلاف اولى اور افضليت كے خلاف ہے"

ديكهيں: الشرح الممتع (3 / 7 ـ 13) مختصر.

والله اعلم .